مستورات سے خطاب

۲۸ دسمبر ۱۹۲۹ء

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفة المسیح الثانی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

مستورات سے خطاب

(فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۲۹ء بر موقع جلسہ سالانہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

عورتوں کی موجودہ علمی قابلیت

میں نے ہر سال جماعت کی مستورات کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جب تک تعلیم نہ ہو خدا سے ان کا اپنا معاملہ درست نہیں ہو سکتا اور نہ ہی وہ ذمہ داریاں پوری ہو سکتی ہیں جو اپنے رشتہ داروں اور خاندان اور اپنی قوم اور ملک کی طرف سے ان پر عائد ہوتی ہیں۔ شاید یہ الفاظ جو اس وقت میں نے بیان کئے ہیں آپ کو بوجھل معلوم ہوتے ہوں کیونکہ ان میں یہ کہا گیا ہے کہ تم میں تعلیم نہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ ابھی تک تم دوسری زبانیں تو درکنار خود اپنی زبان سے بھی ناواقف ہو مجھے عورتوں میں تقریر کرتے وقت یہ دقت پیش آتی ہے۔

تقریر میں مشکلات

میں کوشش کرتا ہوں کہ میری تقریر میں ایسے الفاظ نہ آئیں جن کو تم سمجھ نہ سکو حالانکہ میں کسی غیر زبان میں تقریر نہیں کیا کرتا۔ جب قوم کی ایسی گری ہوئی حالت ہو کہ وہ اپنے ملک کی زبان میں بھی بات سمجھنے کی قابلیت نہ رکھتی ہو تو اس کی کمزور حالت کا اندازہ اس سے ہی ہو سکتا ہے۔ تقریر میں روز مرہ ہی کی زبان ہوتی ہے۔ مثلاً اگر دین کا ذکر آئے تو اس میں قیامت، تقدیر وغیرہ کے الفاظ ضروری ہیں۔ پھر جو نہ سمجھے تو واعظ کے لئے کتنی مشکلات ہیں۔ اس کی دو ہی صورتیں رہ جاتی ہیں۔ یا تو وہ آسان آسان لفظ لا کر عام فہم طریق کے لفظوں ہی کے خیال میں پڑا رہے اور اپنے مضمون کو خراب کر لے یا اصطلاحی لفظ استعمال کر کے اپنے مضمون کو تو ادا کر دے مگر سامعین اس کو نہ سمجھ سکیں۔ پس ہر

ایک عورت کو تعلیم کی ترقی کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ میں مردوں میں ایک آیت کے موضوع پر کئی کئی گھنٹے بول سکتا ہوں مگر عورتوں میں اِدھر ہی توجہ رہتی ہے کہ مضمون عام فہم ہو۔ اسی وجہ سے عورتوں میں درس' وعظ وغیرہ بہت آسان رہ جاتا ہے اور اصل مضمون ذہن سے اُتر جاتا ہے۔ میں جب عورتوں میں درس دیتا ہوں تو بعض اوقات ڈیڑھ ڈیڑھ دو دو رکوع کا درس تھوڑے سے وقت میں دے دیتا ہوں۔ حالانکہ مردوں میں اتنا وقت بعض دفعہ صرف ایک آیت کی تشریح میں لگ جاتا ہے۔ میں پھر اور بار بار تمہیں اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ سب سے پہلے اپنے ملک کی زبان سیکھو۔

اپنی ترقی کی طرف توجہ کرو

اس کے بعد میں تمہیں توجہ دلاتا ہوں کہ سب سے ضروری تعلیم دینی تعلیم ہے۔ کس طرح سمجھاؤں کہ تمہیں اس طرف توجہ پیدا ہو۔ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا مامور آیا اور اس نے چالیس سال تک متواتر خدا کی باتیں سنا کر ایسی خشیت الٰہی پیدا کی کہ مردوں میں سے کئی نے غوث' قطب' ولی' صدیق اور صلحاء کا درجہ حاصل کیا۔ ان میں سے کئی ہیں جو اپنے رتبے کے لحاظ سے کوئی تو ابوبکرؓ اور کوئی عثمانؓ' کوئی علیؓ' کوئی زبیرؓ' کوئی طلحہؓ ہے۔ تم میں سے بھی اکثر کو اس نے مخاطب کیا اور انہیں خدا کی باتیں سنائیں اور ان کی بھی اسی طرح تربیت کی مگر تب بھی وہ اس رتبہ کو حاصل نہ کر سکیں۔ اس کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے تم میں ایک صدیقی وجود کو کھڑا کیا مگر اس سے بھی وہ رنگ پیدا نہ ہوا۔ پھر خدا نے مجھ کو اس مقام پر کھڑا کیا اور پندرہ سال سے متواتر درس اور اکثر وعظ' نصائح اور لیکچر میں دین کی طرف توجہ دلاتا رہا ہوں اور ہمیشہ یہی میری کوشش رہی ہے کہ عورتیں ترقی پائیں مگر پھر بھی ان میں وہ روح پیدا نہ ہو سکی جس کی مجھے خواہش تھی۔ اور کوئی عورت تم میں سے اس قابل نظر نہیں آتی جو کسی وقت تمہاری لیڈری اور راہنمائی کر سکے۔ افسوس وہ کونسی کوشش ہے جس سے میں تمہیں بیدار کروں۔ دنیا میں ایک آگ لگی ہوئی ہے مگر تم خواب غفلت میں سوتی ہو۔

کیا تم میں کوئی قرآن مجید جانتی ہے؟

پچھلے دنوں میں نے یہاں کی عورتوں سے ایک سوال کیا تھا کہ تم کسی ایک عورت کا بھی نام بتاؤ جس نے قرآن کریم پر غور کر کے اس کے کسی نکتہ کو معلوم کیا ہو؟ حالانکہ مردوں میں سے عالم کے علاوہ کئی ایسے لوگ ہیں جو ظاہری تعلیم کے لحاظ سے جاہل یا معمولی سے علم کے شہر کے

رہنے والے یا گاؤں کے رہنے والے ہیں جو باوجود عدمِ علمِ ظاہری کے یا کمی علم کے قرآن کے کئی معرفت کے نکتے بتا سکیں گے جو لوگوں کو پہلے معلوم نہ ہوں گے۔ قادیان کے کئی عربی سے ناواقف بھی عجیب معرفت اور نکات کی باتیں قرآن سے بیان کرتے ہیں۔ تم ایک عورت کی مثال پیش کرو جس نے قرآن کریم سے کوئی نئی بات نکالی ہو اور ایسی بات پیش کی ہو جو دنیا کو پہلے معلوم نہ تھی اور اب تو آپ میں کچھ ایسی عورتیں بھی موجود ہیں جو مولوی کہلاتی ہیں۔ میں پھر توجہ دلاتا ہوں اور سوال کرتا ہوں کہ تم میں سے کون ہے جسے قرآن شریف کی معرفت نصیب ہوئی ہو؟

اس کمی کی وجہ کیا ہے؟

تم میں سے کئی عورتیں ہیں جو کہتی ہیں کہ مردوں کی طرف داری کی جاتی ہے مگر میں پوچھتا ہوں کہ کیا خدا تعالیٰ کو بھی تم سے دشمنی ہے کہ وہ تمہاری مدد نہیں کرتا۔ کیوں خدا کے کلام کا دروازہ تم پر بند ہے اور کیوں فرشتے خدائی دربار تک تمہاری رسائی نہیں کراتے۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کی صرف یہ وجہ ہے کہ تم قرآن کو قرآن کر کے نہیں پڑھتیں اور نہیں خیال کرتیں کہ اس کے اندر علم ہے۔ فوائد ہیں۔ حکمت ہے۔ بلکہ صرف خدائی کتاب سمجھ کر پڑھتی ہو کہ اس کا پڑھنا فرض ہے اسی لئے اس کی معرفت کا دروازہ تم پر بند ہے دیکھو قرآن خدا کی کتاب ہے اور اپنے اندر علوم رکھتا ہے۔ قرآن اس لئے نہیں کہ پڑھنے سے جنت ملے گی اور نہ پڑھنے سے دوزخ بلکہ فرمایا کہ **فِيْهِ ذِكْرُكُمْ**۔[1] اس میں تمہاری روحانی ترقی اور علوم کے سامان ہیں۔ قرآن ٹونہ نہیں۔ یہ اپنے اندر حکمت اور علوم رکھتا ہے۔ جب تک اس کی معرفت حاصل نہ کرو گی قرآن کریم تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ تم میں سے سینکڑوں ہوں گی جنہوں نے کسی نہ کسی سچائی کا اظہار کیا ہو گا۔ لیکن اگر پوچھا جائے کہ تمہارے اس علم کا ماخذ کیا ہے تو وہ ہرگز ہرگز قرآن کو پیش نہ کریں گی بلکہ ان کی معلومات کا ذریعہ کتابیں، رسائل، ناول یا کسی مصنّف کی تصنیف ہوں گی اور غالباً ہماری جماعت کی عورتوں میں حضرت مسیح موعودؑ کی کوئی کتاب ہو گی۔ تم سے کوئی ایک بھی یہ نہ کہے گی کہ میں نے فلاں بات قرآن پر غور کرنے کے نتیجے میں معلوم کی ہے۔ کتنا بڑا اندھیر ہے کہ قرآن جو دنیا میں اپنے اندر خزانے رکھتا ہے اور سب بنی نوع انسان کے لئے یکساں ہے اس سے تم اس قدر لاعلم ہو۔ اگر قرآن کا دروازہ تم پر بند ہو تو تم سے کس بات کی توقع ہو سکتی ہے؟

ایک عورت نے کس طرح ترقی کی

میں تمہیں ایک عورت کا واقعہ سناتا ہوں کہ جسے صرف معمولی لکھنا پڑھنا آتا تھا۔ اس کے لکھنے کے متعلق مجھے اس وقت صحیح علم نہیں ہے لیکن اتنی بات ضرور تھی کہ اسے پڑھنا آتا تھا۔ اس نے قرآن کو قرآن کر کے پڑھا۔ جنت کی طمع اور دوزخ کے خوف سے نہیں' عادت اور دکھاوے کے طور پر نہیں بلکہ خدا کی کتاب سمجھ کر اور یہ سمجھ کر کہ اس کے اندر دنیا کے تمام علوم ہیں اسے پڑھا۔ اس کے نتیجہ میں باوجود اس کے کہ اس نے کسی کے پاس زانوئے شاگردی تہ نہیں کیا تمام دنیا کی استاد بنی۔ وہ عورت کون تھی؟ اس کا نام عائشہ رضی اللہ عنہا ہے۔

وہ بی بی فہمِ قرآن میں اکثر مردوں سے بڑھ گئی

اس نے قرآن کو جیسا کہ سمجھنے کا حق تھا سمجھا۔ ان کی صرف ایک مثال سے دنیا کے مرد شرمندہ ہیں کہ وہ بایں ہمہ عقل و دانش اس فہم و فراست کو حاصل نہ کر سکے۔ وہ آیت یہ ہے مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ۔ [2] یعنی محمدؐ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول اور نبیوں کے خاتم ہیں دنیا نے سمجھا کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور ادھر چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی فرمادیا کہ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ [3] (جس سے آپ کی مراد تھی کہ میری شریعت کو منسوخ کرنے والا کوئی نبی نہ آئے گا) یہ امر ایسے خیال کے لوگوں کے لئے اور بھی مؤیّد ثابت ہوا۔ اور سب نے یہ نتیجہ نکالا کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ مسلمان تمام دنیا میں پھیل گئے اور انہوں نے اپنے اس خیال کی خوب اشاعت کی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ اس قسم کی باتیں ایک مجلس میں ہو رہی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وہاں سے گزریں اور آپ نے سن کر فرمایا "قُوْلُوْا اِنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ" [4] دیکھو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قرآن پر غور کرنے سے کس قدر صحیح نتیجہ نکالا کہ آج اس زمانہ کے نبی نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ وہ خیالات جو تیرہ سو سال سے مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈالے ہوئے تھے ان کو کس صفائی کے ساتھ ردّ فرمایا ہے۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قرآن پر غور کرنے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فائدہ اٹھایا اور احمدی جماعت ان کی ممنونِ احسان ہے۔ انہوں نے ان کی مشکلات کو آسان کر دیا۔ یہ تو ایک واقعہ ان کے فہمِ قرآن کا ہے۔

اسی بی بی کی فہمِ حدیث کی ایک مثال

دوسرا واقعہ یہ ہے جس سے ان کے کمالِ فراست اور غور و فکر کا ثبوت ملتا ہے وہ حضرت علیؓ کے بھائی حضرت جعفرؓ کی شہادت کا واقعہ ہے۔ جب ان کی اطلاع گھر پر آئی تو عورتیں رونے پیٹنے اور نوحہ کرنے لگیں جیسا کہ عرب کا رواج تھا۔ اسلام چونکہ نیا نیا تھا اس لئے اسلامی عادات ابھی پوری طرح لوگوں میں پیدا نہ ہو سکی تھیں اور جاہلیت کے زمانے کے اثرات باقی تھے اسی کی پیروی ان عورتوں نے کی۔ آنحضرت ﷺ کو جب کسی نے آکر اس کی اطلاع دی تو آپؐ نے فرمایا کہ انہیں منع کرو۔ منع کرنے سے بھی وہ باز نہ آئیں۔ پھر آکر کسی نے شکایت کی۔ آپؐ نے فرمایا **اُحْثُوا التُّرَابَ فِیْ وُجُوْھِھِنَّ** [۵] یعنی ان کے منہ پر مٹی ڈالو۔ وہ لوگ جنہوں نے آپؐ کے اس ارشاد کو سنا فی الواقعہ مٹی ڈالنے کے لئے دوڑے۔ حضرت عائشہؓ کو جب اس واقعہ کا علم ہوا تو بہت ناراض ہوئیں اور فرمایا کہ تم رسول کریم ﷺ کو ایسا بداخلاق سمجھتے ہو کہ اس مصیبت کے وقت بھی تکلیف پہنچانے کا حکم دیں۔ آپؐ کا تو یہ مطلب تھا کہ انہیں ان کی حالت پر چھوڑ دو۔

قَالَ اللّٰہُ وَ قَالَ الرَّسُوْلُ کا صحیح فہم اسی خاتون کو تھا

اب دیکھو جس بات کو مردوں نے نہ سمجھا اسے ایک عورت یعنی حضرت عائشہؓ نے سمجھا اور یہی دنیا میں ایک عورت ہے جس نے قرآن کو اور خدا تعالیٰ کے رسول کے کلام کو صحیح معنوں میں سمجھا۔ اس کا ایک ثبوت **اِفک** کے واقعہ سے بھی ملتا ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے آپ سے فرمایا کہ عائشہ سچی سچی بات بتادو کہ کیا معاملہ ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا یہ میرا کام نہیں خدا تعالیٰ خود جواب دے گا۔ چنانچہ قرآن کی بعد کی وحی سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ ان کا یہ خیال درست تھا کیونکہ قرآن نے یہی کہا ہے کہ الزام دینے والا گواہ لائے نہ کہ جس پر الزام ہو وہ اپنی بریّت کے لئے قسمیں کھاتا پھرے۔ حضرت عائشہؓ نے قرآن کو قرآن کرکے پڑھا اس لئے مردوں سے زیادہ معرفت حاصل کی۔ اگر آپ بھی اسی طرح اس پر غور کرنے اور سمجھنے کی کوشش کریں گی تو ایسا ہی فائدہ حاصل کریں گی اور کسی علم کے حاصل کرنے میں کسی کی محتاج نہ ہوں گی۔ قرآن شریف ہر ایک زمانے کے علوم اپنے اندر رکھتا ہے۔ اگر کوئی اس پر غور کرے تو دنیا کو حیران کردینے والے علوم کا دروازہ اہلِ دنیا پر خدا کی تائید سے کھول سکتا ہے۔

قرآن مجید علوم کا خزانہ ہے

قرآن کے متعلق ایک موٹی مثال کو لو کہ کس طرح تیرہ سو سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کے حالات بیان کئے ہیں۔ فرمایا وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ [۶] یعنی اونٹنیوں کی سواریاں بے کار ہو جائیں گی۔ دنیا نے آج ریل نکالی ہے اس سے ثابت ہو گیا کہ قرآن نے سالہا سال پہلے بتا دیا تھا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا یعنی ایسی سواریاں پیدا ہو جائیں گی کہ اِن سواریوں کی ضرورت نہ رہے گی۔

وَ اِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ۔ [۷] یعنی ادنیٰ و جاہل قومیں عزت والی بن جائیں گی اور ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ بھی بیدار ہو کر اپنا حق مانگیں گی اور دنیا کو ان کے حقوق دینے پڑیں گے۔ اب الیکشن کے سوال کو ہی دیکھو کس زبردست طور پر اس پیشگوئی کی تصدیق کر رہا ہے کہ بڑے بڑے عزت والے برہمن چوہڑوں کے دروازوں پر ووٹ مانگنے کے لئے جاتے ہیں۔

وَ اِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ [۸] یعنی لوگ ملا دئے جائیں گے۔ یعنی ادنیٰ اور اعلیٰ ایک جگہ پر اکٹھے ہوں گے۔ اس کا ایک نمونہ آج کا جلسہ ہی ہے۔

تم میں سے کئی ہیں کہ جن کی مائیں اور دادیاں اپنے سے ادنیٰ لوگوں کے ساتھ مل کر بیٹھنے کو اپنی ہتک خیال کرتی ہوں گی مگر تم خدا کی وحی کے مطابق مل کر بیٹھی ہو اور خدا نے سب کو برابر بنا دیا۔

زمانہ بدل چکا اس لئے تم بھی تبدیلی پیدا کرو

آج تمام سرداریاں ختم ہو گئیں۔ پہلے زمانہ میں جو حال تھا اس کا نقشہ اس مثال سے خوب ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک چوہدری ایک مراثی کو ساتھ لے کر سفر کو جا رہا تھا راستے میں سرائے میں ٹھہرا جس چارپائی پر وہ بیٹھا اس کے نیچے بارش کی وجہ سے سخت کیچڑ تھا۔ ناچار بیچارہ مراثی چوہدری کے پاس بیٹھ گیا۔ چوہدری نے اسے خوب جوتے لگائے اور کہا کہ تم ہماری برابری کرتے ہو۔ دوسری منزل پر انہیں چارپائی نہ ملی اور چوہدری کو زمین پر بیٹھنا پڑا۔ تب مراثی پھاوڑے سے زمین کھودنے لگا اور قبر کی طرح ایک گڑھا بنانے لگا۔ چوہدری نے کہا یہ کیا کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا برابر کیسے بیٹھوں؟ اب وہ زمانہ نہیں رہا۔ آج کئی ادنیٰ اقوام کے ڈپٹی ہیں۔ اہل غرض سید، پٹھان، مغل سلام کرنے ان کے دروازے پر جاتے ہیں۔ اب وہ معزز اور بڑا ہے جو خدا تعالیٰ کے نزدیک مومن اور متقی ہے۔ اس زمانے

میں یاد رکھو کہ اب تم بھی گھروں میں بیٹھ کر حکومت نہیں کر سکو گی۔ وہ راج کا زمانہ چلا گیا۔ ساری برائیوں کو مٹا کر خدا تعالیٰ اتحاد پیدا کرنا چاہتا ہے۔ فیصلۂ قرآن کے مطابق آج وہ بڑھایا جائے گا جو نیک ہو گا۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ[9] کے مطابق متقی عالِم ہوتا ہے۔

قرآن مجید اُمّیوں کو اَعْلَمُ النَّاس بنا دیتا ہے

دنیاوی لحاظ سے دیکھو حضرت صاحب کو کوئی ایسا دینوی علم حاصل نہ تھا گو ہم اعتقادی طور پر آپ کو عالِم مانتے ہیں۔ آپ نے جو کتابیں لکھی ہیں وہ معجزانہ رنگ میں لکھی ہیں مگر ظاہری طور پر آپ عالِم نہ تھے اسی لئے مخالف مولوی آپ کو طعن کے طور پر منشی لکھا کرتے تھے مگر خدا تعالیٰ نے علوم کے دروازے آپ پر کھول دیئے۔ میرا اپنا حال دیکھو زمانہ طالبِ علمی میں فیل ہی ہوتا رہا۔ ایک جماعت بھی پاس نہ کر سکا۔ اسی بناء پر حضرت صاحب سے لوگوں نے شکایت کی کہ یہ پڑھائی کی طرف توجہ نہیں دیتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے طلب کیا اور ساتھ حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول کو بلایا۔ میں ڈر رہا تھا کہ دیکھئے میرے لئے کیا سزا تجویز ہوتی ہے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک عبارت لکھ کر مجھے دی کہ اسے نقل کر دو۔ جب میں نے اسی طرح نقل کر دی تو مولوی صاحب کو دکھا کر فرمایا کہ شکایت تو غلط معلوم ہوتی ہے۔ یہ میرا امتحان ہوا۔ پھر اس کے بعد حضرت خلیفہ اول نے مجھے پڑھایا۔ ان کے پڑھانے کا یہ طریق تھا کہ آپ ہی ایک ایک سپارہ پڑھتے جاتے۔ سوال کرنے پر فرماتے کہ میاں آپ ہی آجائے گا۔

علمائے زمانہ کو بالمقابل تفسیر القرآن کا چیلنج

میرے ظاہری علم کو لیا جائے تو میں کسی صورت میں بھی عالِم نہیں کہلا سکتا مگر میں نے قرآن کو قرآن سمجھ کر پڑھا اور اس سے فائدہ اٹھایا۔ اور اب اس قابل ہوا کہ میں تمام مخالف علماء کو چیلنج دیتا ہوں کہ کوئی آیت لے کر مجھ سے تفسیر کلامِ الٰہی میں مقابلہ کر لیں مَیں انشاء اللہ تعالیٰ تائیدِ الٰہی سے اس کے ایسے معنے بیان کروں گا کہ دنیا حیران رہ جائے گی۔ کوئی مضمون ہو بغیر سوچنے کے کھڑا ہوتا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ پر علم کے دروازے کھول دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھ پر قرآن کریم کے ایسے ایسے نکات ظاہر کئے ہیں جو رسول کریم ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مستثنیٰ کر کے اس تیرہ سو سال کے عرصہ میں کسی سے ظاہر نہیں ہوئے۔ پس تمام علوم اخلاص اور تقویٰ سے پیدا ہوتے ہیں ظاہر سے نہیں۔ تم خود اس کو

آزماؤ۔ اخلاص سے قرآن کو پڑھو خدا خود تمہیں اس کا علم عطا کرے گا۔ بسا اوقات مختلف امور کے ماہر میرے پاس آتے ہیں اور وہ اس کے متعلق مجھ سے اس بارے میں سوال کرتے ہیں۔ جب میں ان کے سوالوں کا ٹھیک جواب دیتا ہوں تو اس وقت حیران ہوتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ اس کے متعلق آپ نے کون سی کتاب پڑھی ہے۔ میرے یہ کہنے پر کہ کوئی نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جواب سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اس علم کی کتابیں پڑھی ہیں۔ میں جواب دیتا ہوں کہ میں نے علوم کی جامع کتاب پڑھی ہے۔ قرآن کے ہر ایک لفظ اور بات پر غور کرو۔ پھر تم پر قرآن کے علوم کا دروازہ کھولا جائے گا۔ معمولی لیاقت کی عورت بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ میں نے سالہا سال وعظ کیا لیکن تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ خدا کرے کہ اس دفعہ میں دیکھ لوں کہ میری اس نصیحت سے تم کیا فائدہ حاصل کرتی ہو۔

قرآن کس طرح پڑھنا چاہئے

دینی علوم کے لئے سب سے پہلے قرآن کی ضرورت ہے اس کے پڑھنے میں یہ نیت ہونی چاہئے کہ یہ خدا کی کتاب ہے۔ سارا علم اس میں موجود ہے۔ ہر ہر لفظ پر اعتراض پیدا کرو خدا تعالیٰ خود اس کا حل بتائے گا۔ غور کرو کہ صرف اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے سے کوئی نکتہ نہیں معلوم ہو سکتا لیکن اگر تم یہ اعتراض پیدا کرو کہ ہمارے والدین اور ہمارے استاد کیوں قابلِ تعریف نہیں تو آگے رَبِّ الْعَالَمِیْنَ میں خود اس کا جواب موجود ہے کہ تمہارے احسان کرنے والوں کا ربّ بھی تو وہی ہے۔ فوراً سمجھ میں آجاتا ہے کہ کیوں سب تعریفیں خدا ہی کے لئے ہیں۔ اسی طرح پر معارف آپ پر کھُلیں گے۔ لیکن اگر نیت صرف یہ ہو کہ قرآن کے الفاظ پڑھ کر برکت حاصل کی جائے تو کچھ فائدہ نہ ہو گا۔

قرآن کے بعد سنّتِ رسول کا علم حاصل کرو

دوسری چیز جس کا پڑھنا دینی تعلیم کے لئے ضروری ہے وہ سنّتِ رسولؐ کا علم ہے یعنی احادیث نبی کریم ﷺ ۔ دینی تعلیم اس کے بغیر ناقص ہے۔ اگرچہ قرآن کریم میں سب کچھ ہے مگر اس کا علم حاصل کرنے کے لئے کامل تقویٰ کی ضرورت ہے۔ وہ باتیں جو تقویٰ کے کامل ہونے پر منحصر ہیں ان کو قرآن نے چھپایا ہوا ہے۔ وہ پڑھنے والے پر اس وقت تک نہیں کھلیں گی جب تک وہ درجہ حاصل نہ ہو جائے۔ انتہائی تقویٰ سب کو نہیں مل سکتا۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے شریعت کے اہم مسائل اور ابتدائی علوم نکال کر لوگوں پر خود ظاہر کر

دیئے ہیں۔ جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ اور چونکہ ایمان کے لئے عمل اور عمل کے لئے ان مسائل کا جاننا ضروری ہے اس لئے آپ لوگ سنت و حدیث کا علم بھی ضرور حاصل کریں۔ ضروری ہے کہ عورتیں قرآن و حدیث سے واقف ہو کر دوسروں کو پڑھائیں۔ اپنے گھروں، شہروں اور محلوں میں اس کی تعلیم کا انتظام کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھو

تیسرے ضروری دینی تعلیم کے لئے وہ چیز جس کا پڑھنا ضروری ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے تمہاری حالت پر رحم کر کے اس زمانے کے نبی سے اردو کی کتابیں لکھوائیں تا تم انہیں آسانی سے پڑھ کر فائدہ اٹھا سکو۔ اب تمہیں کوئی عذر نہیں ہو سکتا۔ قرآن کا اس زمانے کے متعلق ضروری علم اب آپ کی کتابوں میں موجود ہے۔ اگر تم اس کے پڑھنے یا سننے کی کوشش کرو تو تم میں وہ قابلیتیں پیدا ہو سکتی ہیں کہ باریک در باریک مسئلوں کو حل کر سکتی ہو۔

حضرت صاحب کی کتابوں کا امتحان لوں گا

اس وقت میں حضرت صاحب کی دو کتابیں مقرر کرتا ہوں جن کو ہر ایک عورت پڑھے یا سنے آئندہ سال مَیں ان کا امتحان لوں گا تا پتہ لگ جائے تم نے میری نصیحت پر عمل کیا ہے یا نہیں۔ میں وعظ کر کر کے تھک گیا ہوں مگر تم پر ابھی کوئی اثر نہ ہوا۔ اب میں چاہتا ہوں کہ تم عملی زندگی کی طرف قدم اٹھاؤ۔ وہ کتابیں کشتی نوح اور شہادت القرآن ہیں۔ ان کو پڑھنے کی کوشش کریں اور جو نہیں پڑھ سکتیں وہ اپنی اپنی انجمن کے سیکرٹری کی معرفت اس کے سننے کا انتظام کریں۔ میں اس طرح سوال کروں گا کہ ان پڑھ عورتیں بھی جواب دے سکیں۔ مثلاً اس طرح سوال کروں گا کہ فلاں کتاب میں فلاں بات ہے یا نہیں؟ تم میں سے ہر ایک کھڑی ہو سکتی اور بیٹھ بھی سکتی ہے۔ تو میں یہ کہوں گا کہ جس کے نزدیک اس سوال کے متعلق اس کتاب میں یہ ہے وہ کھڑی ہو جائے۔ یہ معلوم کرلوں گا کہ آپ لوگوں نے وہ کتاب پڑھی ہے یا نہیں۔ کیونکہ جو بات اس کتاب میں نہ ہو گی جو اس پر کھڑی ہو گی اس کا نہ پڑھنا ظاہر ہو جائے گا۔ جیسے کہتے ہیں کہ ایک آدمی یونہی حاجی بن بیٹھا تھا اور حج کے متعلق سنی سنائی باتیں بیان کیا کرتا تھا۔ حجرِ اسود ایک پتھر ہے جسے ہاتھ لگانے، چومنے یا اس کی طرف اشارہ کرنے کا طواف کے

وقت حکم ہے۔ یہ حاجی اس سے ناواقف تھا۔ ایک دانا آدمی وہاں آگیا اور اس نے اس سے امتحان کے طور پر چند ایک اہل مکہ کے نام پوچھے وہ کیسے تھے؟ پوچھتے کہا کہ حجر اسود صاحب کا کیا حال ہے؟ جواب دیا اچھے ہیں مگر اب بوڑھے ہو گئے ہیں اور اس سے اس کا جھوٹ کھل گیا۔ اس طرح میں اس بات کا علم حاصل کرلوں گا کہ آپ نے وہ کتابیں پڑھی ہیں یا نہیں۔ مثلاً یہ کہ کشتی نوح میں حضرت مسیح ناصری کا ذکر ہے یا نہیں؟ یا شہادت القرآن میں نماز کا ذکر ہے یا نہیں؟ اتنی بات تو جاہل سے جاہل عورت بھی کر سکتی ہے۔ تمہیں چاہئے کہ ان کتابوں کو اچھی طرح پڑھو تا وقت پر شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ ہماری جماعت کی عورتوں کو دوسری عورتوں سے دینی تعلیم میں زیادہ ہونا چاہئے۔ رسول کریم ﷺ کے زمانے میں ایک مرد و عورت بھی ان پڑھ نظر نہ آتا تھا۔ یہ بہت بڑے اخلاص کا ثبوت ہے۔ حالانکہ عرب میں تعلیم کا بالکل رواج نہ تھا۔ اس زمانے میں تعلیم کے متعلق بہت سی آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

عام اخبارات بھی پڑھا کرو

سب سے آسان ذریعہ کتاب ہے یا تازہ اخبار کا مطالعہ۔ ہفتہ واری یا دوسرے اخبار گو مفید ہوتے ہیں مگر اس سے معلومات روزانہ اخبار کی طرح نہیں ہو سکتے۔ میرے پاس پانچ روزانہ اخبار، پندرہ سولہ رسالے آتے ہیں مگر میں اپنے گھر میں دیکھتا ہوں کہ روزانہ اخبار کے مطالعہ کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ رسالے تو پڑھ لیتی ہیں حالانکہ رسالوں سے زیادہ اخباروں میں معلومات ہوتی ہیں۔ علم کی ترقی خبروں سے ہوتی ہے نہ کہ مضمونوں سے۔ رائے پڑھنا بیوقوفی ہے خبریں زیادہ مفید ہوتی ہیں۔ میں نے اخبار والوں کی رائے کو کبھی نہیں پڑھا کیونکہ میں خود رائے رکھتا ہوں۔ چاہئے کہ ہم اپنی رائے رکھیں۔ خبروں کی طرف خاص توجہ ہو۔ دوسروں کی آراء پر کبھی اعتماد نہیں کرنا چاہئے۔ آراء تو مختلف بھی ہوا کرتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ہی الہام سے کوئی کافر ہو جاتا ہے کوئی مومن۔ یعنی کسی کی رائے ہوتی ہے کہ یہ جھوٹ ہے، کوئی کہتا ہے کہ یہ درست ہے۔ اس پر صداقت کھل جاتی ہے۔ غرض دونوں رائیں اپنی اپنی طرز کی ہوں گی۔ رائے پڑھنے والا رائے سے متأثر ہوگا نہ اصل حقیقت سے۔ میں اس کی مثال کے طور پر غیر مبائعین کے اخبار پیغام صلح کی ایک خبر بتاتا ہوں۔ میری خلافت کے شروع ایام میں اس میں ایک خبر شائع ہوئی جس کے عنوان اس قسم کے تھے کہ "حقیقت کُھل گئی۔"

"راز طشت از بام ہو گیا۔" "محمود کی سازش ظاہر ہو گئی۔" لیکن نیچے میری نسبت خبر درج تھی کہ میں رات کو لوگوں کو جگاتا پھرتا تھا کہ اٹھو اور نمازیں پڑھو اور دعائیں کرو تا اللہ تعالیٰ جماعت کو فتنہ سے بچائے۔ اس پر کئی دوستوں کے میرے پاس خط آئے کہ کیا یہ صحیح بات ہے۔ میں نے لکھا کہ گھبراتے کیوں ہو۔ کیا دعا کرنا گناہ ہے؟ میں نے یہ تو نہیں کہا کہ چوری کرو' ڈاکے ڈالو' تو اخباروں کی ہیڈنگ سے ڈرنا نہیں چاہئے۔

الفضل و مصباح کا مطالعہ ضروری ہے

خصوصیات سلسلہ کے لحاظ سے یہاں کے اخباروں میں سے دو اخبار الفضل و مصباح کا مطالعہ ضروری ہے۔ اس سے نظام سلسلہ کا علم ہو گا۔ بعض لوگ اس وجہ سے ان اخباروں کو نہیں پڑھتے کہ ان کے نزدیک ان میں بڑے مشکل اور اونچے مضامین ہوتے ہیں ان کے سمجھنے کی قابلیت ان کے خیال میں ان میں نہیں ہوتی۔ اور بعض کے نزدیک ان میں ایسے چھوٹے اور معمولی مضامین ہوتے ہیں وہ اسے پڑھنا فضول خیال کرتے ہیں۔ یہ دونوں خیالات غلط ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ کو کبھی کوئی لائق استاد بھی ملا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے ایک بچے سے زیادہ کوئی نہیں ملا۔ اس نے مجھے ایسی نصیحت کی کہ جس کے خیال سے میں اب بھی کانپ جاتا ہوں۔ اس بچے کو بارش اور کیچڑ میں دوڑتے ہوئے دیکھ کر میں نے اسے کہا۔ میاں کہیں پھسل نہ جانا۔ اس نے جواب دیا امام صاحب! میرے پھسلنے کی فکر نہ کریں اگر میں پھسلا تو اس سے صرف میرے کپڑے ہی آلودہ ہوں گے مگر دیکھیں کہ کہیں آپ نہ پھسل جائیں آپ کے پھسلنے سے ساری امت پھسل جائے گی۔ پس تکبر مت کرو اور اپنے علم کی بڑائی میں رسائل اور اخبار کو معمولی نہ سمجھو۔ قوم میں وحدت پیدا کرنے کے لئے ایک خیال بنانے کے لئے ایک قسم کے رسائل کا پڑھنا ضروری ہے۔

مصباح کو مفید بنانے کی تجویز

اکثر کہا جاتا ہے کہ مصباح میں کوئی علمی مضمون نہیں ہوتا۔ میں اسے دیکھتا ہوں تو بہت مفید پاتا ہوں۔ ہاں مضمونوں کی ایک ترتیب چاہئے۔ سو یہ نقص اخباروں میں عام ہوتا ہے اس میں ترتیب نہیں ہوتی۔ اگر کہیں خدا تعالیٰ کے رزاق ہونے کا بیان ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ہی کشیدہ کا ذکر آ جاتا ہے اور اس قسم کے مضامین سے ذہنی تربیت نہیں ہو سکتی اس لئے ہمارے اخباروں میں مضامین کی ایک ترتیب ہونی چاہئے۔ اگر تم وعدہ کرو کہ اس کا باقاعدہ مطالعہ کرو گی تو اس

ترتیب کا وعدہ میں کرتا ہوں اس کی ابتدا پیدائش عالم سے شروع کی جائے گی اور ترتیب وار مفید اور کار آمد معلومات کا سلسلہ جاری رہے گا۔ ہم ان سبقوں کو ایسا آسان کر دیں گے کہ کسی مجلس میں تم شرمندہ نہ ہو گی۔ اگر کسی جگہ ویدانتی اور زرتشتی فرقوں کا ذکر ہو رہا ہو تو ان کے الفاظ تمہارے لئے موجبِ حیرت نہ ہوں گے کیونکہ سارے علوم کا تذکرہ اس میں موجود ہو گا۔

احمدی خواتین مصباح کو باقاعدہ پڑھنے کا اہتمام کریں

لجنہ والیاں یہ کریں اپنے اپنے جائے قیام میں جا کر ریزولیوشن پاس کرائیں کہ ہم مصباح کو باقاعدہ پڑھیں گی یا سنیں گی اور اس کی اشاعت کریں گی۔ تو دو سَو لجنہ یا مقامات کی طرف سے اس ریزولیوشن کے متعلق اطلاع آنے پر میں اس سلسلۂ مضامین کا انتظام کروں گا۔ گزشتہ سے گزشتہ سال کا ذکر ہے کہ میں نے اسی جلسہ میں آپ لوگوں سے کہا تھا کہ اگر بیرونجات کی پندرہ عورتیں یہاں آنے کی کوشش کریں تو میں آسان طریقوں سے تمام سلسلہ کے متعلق ضروری مسائل انہیں پندرہ دن کے اندر سکھا دوں گا مگر سوائے ایک عورت کے کسی نے اس کے متعلق کوئی اطلاع نہ دی۔ اگر اب بھی تمہارا یہی حال ہوا تو پھر تمہاری قسمت۔

تیسری نصیحت یہ ہے کہ لجنہ کا قیام خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو رہا ہے۔ اِس وقت تین لجنائیں نہایت عمدہ کام کر رہی ہیں یعنی قادیان، سیالکوٹ، امرتسر کی۔ اور ان سے اتر کر لاہور، پشاور وغیرہ کی لجنائیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ دوسری جگہوں کی لجنائیں بھی مفید کام کرنے کی کوشش کریں گی۔ قادیان کی لجنہ کا کام ابھی مرکز تک محدود ہے میں امید کرتا ہوں کہ وہ آئندہ باہر کے انتظامات کو بھی اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کریں گی۔

عورتیں اپنا کام آپ سنبھالیں

عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے کام آپ سنبھالیں تبھی وہ ترقی کر سکتی ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ تمہارے دلوں میں کیا ہے؟ عورتوں کی ضروریات کا علم عورتوں ہی کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے۔ جس طرح ہمیں مردوں کی ضروریات کا علم ہوتا ہے عورتوں کا نہیں ہو سکتا۔ ہم نہیں جانتے تمہارے دلوں میں کیا ہے تم خود اپنے خیالات کا اظہار کرو اور جو تمہارے دلوں میں ہے اس کو بیان کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایمان تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک بوڑھی عورت کا جو اگر کسی پہاڑ کو دیکھتی ہے تو کہتی ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ اگر کسی ولی کا حال سنتی ہے

تب بھی سُبْحَانَ اللّٰہِ کہتی ہے۔ اگر اس کو کہا جائے کہ فلاں ولی کی بات سے درندے تابع ہو گئے تھے تو وہ اسے بھی مان لے گی۔ اس نے تو ایک بات پکائی ہوئی ہے کہ اللہ میاں کی تو ایسی ہی باتیں ہوتی ہیں۔ حضرت خلیفہ اول فرمایا کرتے تھے کہ عوام الناس میں مشہور ہے کہ رسول کریم ﷺ جب معراج کو گئے تو ایک پہاڑ راستے میں آجانے کی وجہ سے راستہ نہ ملا۔ آسمان سے آوازوں پر آوازیں آرہی تھیں کہ جلدی آؤ جلدی آؤ۔ وہ اِدھر اُدھر دوڑتے پھرتے مگر راستے کا کچھ پتہ نہ چلتا۔ آخر ایک جگہ دو فقیر بیٹھے ہوئے ملے جو بھنگ گھوٹ رہے تھے۔ ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا ٹھہرو ہمیں بھنگ پینے دو۔ حضرت جبرائیل اور رسول کریم ﷺ تو جلدی کر رہے تھے لیکن فقیر آرام سے بھنگ پیتے رہے۔ آخر انہوں نے اسے نچوڑ کر اس کے پھُضلے کا ایک گولہ بنایا اور یا علی کہہ کر پکار کر پہاڑ کو مارا تو پہاڑ پھٹ گیا اور ان کے گزرنے کے لئے راستہ بن گیا۔ ایسے واقعات کو بھی سن کر عورتیں سُبْحَانَ اللّٰہِ کہہ دیتی ہیں۔ جاہل اور بیوقوف اسے سچ مان لیتے ہیں۔ وہ خیال نہیں کرتے کہ اس میں خدا اور رسول سب کی عزت پر حملہ ہے اور علی پر بھی حملہ ہے۔ علیؓ کو عزت رسول کریم ﷺ کی وجہ سے نصیب ہوئی تھی۔ جب ان کی بے عزتی کی گئی تو علیؓ کی عزت کس طرح قائم رہ سکتی ہے۔ ہماری قوم کو دیکھ لو ہم پر کسی نے غلبہ پا کر ہمیں اسلام نہیں سکھایا بلکہ ہمارے آباء نے اسلامی ممالک کو فتح کیا اور اسلام کی خوبیوں سے متأثر ہو کر مسلمان ہو گئے۔ آج ہم کیوں حضرت علیؓ کی عزت کرتے ہیں محض رسول کریم ﷺ کی وجہ سے، ہم ان پر ایمان نہ لاتے تو علیؓ محض ایک سردار سے زیادہ ہماری نظروں میں عزت نہ پاتے۔ غرض ایسا جاہلانہ ایمان نہیں رکھنا چاہئے۔ یہ شیر خواروں کا سا ایمان ہے کہ ہر وقت دوسروں کے قبضہ میں ہیں۔

دوسرا ایمان فرماتے تھے کہ فلسفیوں کا ہوتا ہے جو ہر بات میں شک پیدا کرتے ہیں۔ یہ گویا ذرا بڑے لڑکوں کا سا ایمان ہے جو دوڑتے اور گرتے ہیں۔

تیسرا ایمان ولیوں کا ایمان ہے جو گویا بالغ و عاقل کا سا ایمان ہے کہ نہ وہ دوسرے کے ہاتھ میں ہوتے اور نہ حرکت سے معذور اور نہ حرکت کرتے وقت گرتے نہ زخمی ہوتے ہیں بلکہ حرکت بھی کرتے ہیں اور نقصان سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔ ہاں تو یاد رکھو کہ عورتیں عورتوں کو اچھی طرح نصیحت کر سکتی ہیں اس لئے لجنہ کا ہونا ضروری ہے۔ انہیں عورتوں کی ضروریات کا علم ہو گا اور اس علم کے ماتحت ان کی باتوں کا ان پر زیادہ گہرا اثر پڑ سکتا ہے۔

لجنہ کے فرائض

لجنہ کے یہ فرائض ہونے چاہئیں۔ اول دیکھیں کہ ان کے حلقہ کی ساری احمدی عورتوں کو کلمہ اور نماز آگئی ہے یا نہیں۔ اس کے متعلق وہ ہر سال امتحان لیں اور رپورٹ بھیجیں۔ اس کام میں غفلت نہ ہو۔ دوم یہ کہ تبلیغ کریں۔ ہر جگہ جلسہ کر کے عورتوں کو بلائیں۔ لجنہ کو اس کی طرف جلد اور فوراً توجہ کرنی چاہئے۔ غیر احمدی عورتوں کو جب تبلیغ کی جائے گی اور ان کی اصلاح ہو جائے گی تو وہ اپنے مردوں کو بھی مجبور کریں گی کہ وہ احمدیت کو قبول کریں۔ تیسرا کام چندے کا انتظام ہے چندہ اس لئے نہیں ہوتا کہ اس سے ضروریات پوری ہوں گی۔ خدا کے کام رکے نہیں رہتے بلکہ اس لئے ہوتا ہے کہ اس سے ایمان پختہ ہو۔ دیکھو دنیا میں بہت سے خزانے مدفون ہیں اگر خدا چاہے تو وہ اپنے نیک بندوں کو جہاں ہزارہا غیب کے علم سے مطلع کرتا ہے وہاں انہیں یہ بھی بتا سکتا ہے کہ فلاں جگہ خزانہ مدفون ہے اسے دینی ضروریات پر صرف کرو۔ اللہ تعالیٰ نے بارہا مجھے غیب کی خبریں بتائی ہیں وہ یہ بھی بتا سکتا تھا۔ مگر وہ چاہتا ہے کہ تمہارے ایمان پختہ ہوں اور تم میں زندگی کی روح پیدا ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے زکوٰۃ طلب کی اس نے دینے میں عُذر کیا۔ آپؐ نے ممانعت کر دی کہ آئندہ اس سے زکوٰۃ نہ لی جائے۔ اس کے بعد وہ بے شمار اونٹ اور بکریاں لاتا اس سے قبول نہ کئے جاتے اور وہ روتا ہوا واپس جاتا۔ چندے میں زیادہ کی شرط نہیں صرف نیت نیک ہونی چاہئے۔ تم اپنے ایمانوں میں ترقی کرو اور جہاں جہاں اب تک لجنہ قائم نہیں ہوئی وہاں لجنہ قائم کرو۔ اور اپنے حقوق خود حاصل کرو۔ جو حقوق لینے کھڑا ہوتا ہے خدا اس کے حقوق خود دلاتا ہے۔ نیند سے جاگو' دین کی خدمت کرو۔ تا مردوں کی طرح تم پر بھی خدا کی برکات نازل ہوں اور خدا کے حضور ان افضال کی مالک بنو جن کا تمہارے آباء و اجداد کو وارث بنایا گیا۔

(مصباح ۱۵۔ جنوری ۱۹۳۰ء)

---

[۱] الانبیاء:۱۱ [۲] الاحزاب:۴۱

[۳] بخاری کتاب الانبیاء باب ما ذکر عن بنی اسرائیل

[۴] تکملہ مجمع البحار جلد ۴ صفحہ ۸۵ حرف الزاء مطبوعہ نو لکشور لکھنؤ۔

[۵] شرح مواھب اللدنیہ جلد ۲ صفحہ ۲۷۴ باب غزوۃ موتہ میں یہ الفاظ ہیں "فاحث فی افواھن من التراب"

[۶] التکویر:۵ [۷] التکویر:۶ [۸] التکویر:۸

[۹] الحُجرٰت:۱۴